



اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

چھٹا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقد ہو 03 نومبر 1997ء بر طبق 02 رب جم 1418ھ بروز سوموار۔

نمبر شار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلادت قرآن پاک اور ترجمہ چیر مینوں کے پیئنل کا اعلان۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	04
4	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	17
5		17

ایوان کے عہدیدار

اپسیکر میر عبدالجبار

ڈپٹی اپسیکر مولوی نصیب اللہ

ایوان کے افسران

جناب اختر حسین خاں سیکرٹری اسمبلی

جناب محمد عظیم داوی۔ ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)

جناب ممتاز حسین چیف رپورٹر



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 03 نومبر 1997ء بہ طابق 02 ربیع المجب 1418ھ بروز سوموار شام 04 بجکر 30 منٹ پر زیر صدارت میر عبدالجبار خان، اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَا تُوَا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعُونَ ﴿١٦٣﴾
خَلِدِينَ فِيهَا حَلَّا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿١٦٤﴾ وَالْهُكْمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ حَلَّا
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٥﴾

﴿پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرۃ آیات نمبر ۱۶۳ تا ۱۶۵﴾

ترجمہ: بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور مر گئے کافر ہی اُنہی پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور لوگوں کی سب کی۔ ہمیشہ رہیں گے اسی لعنت میں نہ ہلاکا ہو گا اُن پر سے عذاب اور نہ اُن کو مہلت ملے گی۔ اور معبد تم سب کا ایک ہی معبد ہے کوئی معبد نہیں اُس کے سوا بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

جناب اپسیکر: جزاک اللہ۔ عَسْمَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ سیکرٹری صاحب آپ موجودہ اجلاس کے لئے پہلی آف چیئرمین کا اعلان فرمائیں۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی: جناب اپسیکر! آپ کورم کو گنیں کہ کورم پورا ہے یا نہیں۔ کارروائی آپ شروع کر رہے ہیں۔

جناب اپسیکر: آپ کامائیک بند تھا میں نے نہیں سنا۔ آپ ذرہ دوبارہ پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی: بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کارکے قاعدہ نمبر 13 کے تحت درج ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر شین مقرر کیا ہے:
1۔ میر ظہور حسین کھوسہ 2۔ جناب سعید احمد ہاشمی
3۔ ملک محمد سرور خان کا کڑ 4۔ مولانا عبدالواسع۔

جناب اپسیکر: شکریہ نوшیر وانی صاحب آپ کوئی بات کر رہے تھے۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی: میں نے فرمایا تھا کہ کارروائی کورم پورا نہیں تھا اور کارروائی شروع ہوئی۔

جناب اپسیکر: ہی کورم پورا ہے۔ وقفہ سوالات۔ سوال نمبر 60۔ جناب عبدالرحیم خان صاحب سوال نمبر بولیے گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب سوال نمبر 60 تو میں کہوں گا۔ البتہ مسئلہ ہے جناب والا! یہ کورم ابتداء میں تھا ہی نہیں۔ اسمبلی کی کارروائی اُس وقت شروع ہی نہیں ہو سکتی تھی۔ اُس وقت ممبران تھے ہی نہیں۔ جب اُس کی نشاندہی کی گئی پھر آپ نے۔۔۔

جناب اپسیکر: نشاندہی نہیں کی گئی تھی ایک آئٹھ زیر بحث تھا، وہ بتارہ تھا چیئرمینوں کے پہلی کا اعلان کر رہے تھے تو تیج میں کھڑے ہو گئے۔ تو میں نے کہا ختم ہونے دیں میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی: اس کی نشاندہی تھی کہ وہ فارسی کی مثال ہے کہ ”آب ندیدم موزہ کشیدم“۔ آپ نے پانی نہیں دیکھا پہلے جوتے اُتار دیا۔ جناب اپسیکر صاحب! کارروائی اُس وقت شروع ہو گی ضابط کے مطابق جب اسمبلی کا کورم پورا ہو گا۔ اُس وقت چار تھے۔ قواعد نہیں تھا جناب۔

جناب اپسیکر: چاہے تو دو بیٹھے ہوں، جب تک کورم کی نشاندہی نہیں ہوتی تو کچھ نہیں ہوتا۔ آپ پڑھیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ایڈوکیٹ: سوال نمبر 60۔

جناب اپسیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے انتظامی آفیسر ان و دیگر اسٹاف کے نام مع گریڈ اور ضلع وار رہائش کی تفصیل دی جائے۔
 (ب) مذکورہ سیکرٹریٹ کے تحت صوبے کے کن کن اضلاع میں کس نوعیت کے کون کون سے ادارے کہاں کہاں قائم ہیں۔
 نیز ان اداروں میں تعینات آفیسر ان و دیگر اسٹاف کے ملازمین کے ناموں کی مع گریڈ اور ضلع وار رہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

قائد ایوان: وڈیرہ عبدالخالق، وزیر صحت نے جواب دیا۔

وزیر اعلیٰ سیکرٹری کے انتظامی آفیسر ان کے نام، گریڈ، ضلع وار رہائش کی تفصیل ختم ہے لہذا اسمبلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: کوئی ضمنی سوال آپ نے کرنا ہے؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں ہے۔

جناب اپیکر: شکریہ۔ جی

میر عبدالکریم نوشیر وانی: میر ضمنی سوال ہے۔ جناب مندوخیل صاحب میر اساتھی ہیں۔ میں جب بھی دیکھتا ہوں کہ یہ آٹھ مہینے سے ایک ہی سوال repeat کرتا ہے کہ ایک سے لیکر 18 گریڈ تک۔ یہ کیا ہے سر! میری سمجھ میں نہیں آتا ہے۔

جناب اپیکر: معزز ممبر کو یہ حق ہے جو بھی سوال کرے۔ آپ تشریف رکھیں۔ چلیں جناب عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر 209 بولیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال نمبر 209۔

جناب اپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کریں۔

☆ **جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:**

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 1990ء تا 1997ء کے دوران مکملہ مذکورہ میں گریڈ 1 تا گریڈ 17 کے کتنے ملازمین تعینات ہوئے ہیں۔ تعینات کردہ ملازمین کے نام مع ولدیت تعلیمی کوائف، تاریخ تعینات، جائے تعینات اور ضلع وار رہائش کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ تعیناتوں کے لئے شرائط، الہیت کیا رکھی گئی تھی۔ اور کیا مذکورہ اسامیوں کی عام تشهیر کی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو کن کن اخبارات و رسائل میں، اگر نہیں تو کیوں؟

قائد ایوان: وڈیرہ عبدالخالق، وزیر صحت نے جواب دیا۔

(الف) وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ جنوری 1994ء کو مکملہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے علیحدہ ہو کر ایک مکملہ کی حیثیت سے کام شروع

کیا الہزا جنوری 1994ء تا مئی 1997ء میں ملازمین وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں تعینات ہوئے ان کی تفصیل ضخیم ہے الہزا اسمبلی لا سبیری میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) مذکورہ بالتعینات یوں پر تمام ملازمین الہیت کی شرائط پورا کرتے ہیں جبکہ سیریل نمبر 1 اور 2 کی مذکورہ ملازمین کی تعیناتی مستقل بنیادوں پر نہیں، بلکہ ایڈ ہاک بنیادوں پر مکمل ایس ایڈ جی اے ڈی نے کی ہے اور ان کی عرصہ ملازمت میں ہر چھ ماہ کے لئے توسعی کی جاتی ہے اور سیریل نمبر 3 تا 16 کے ملازمین کو مجاز حکام نے قانون میں رعایت دے کر بھرتی کی گئی ہے۔

جناب اپیکر: جی جناب کوئی ضمیح سوال نہیں ہے۔ ملک محمد سرور خان کا کوئی سوال نمبر بولیں۔

ملک محمد سرور خان کا کثر: سوال نمبر 127۔

جناب اپیکر: جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

☆ ملک محمد سرور خان کا کثر:

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 1995-96 اور 1996-97 کے دوران پر ائمروی، ڈیل اور ہائی اسکولوں بیشمول پروجیکٹس کی نشاندہی متعلقہ حلقوں کے نمائندوں سے کروائی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان اسکولوں کے نام، مقام اور دیگر اخراجات کیلئے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل کے علاوہ ان اسکولوں میں کلئی اسامیوں کی تعداد اور ان اسامیوں پر تعینات افراد کے نام مع گرید بھی بتائی جائے۔ وزیر تعلیم: وڈیرہ عبدالخالق، وزیر صحت نے جواب دیا۔

یہ درست ہے کہ سال 1995-96 اور 1996-97 کے دوران پر ائمروی، ڈیل اور ہائی اسکول بیشمول پروجیکٹس کی نشاندہی متعلقہ حلقوں کے نمائندوں سے کروائی گئی ہے ان اسکولوں کے نام اور دیگر اخراجات کی تفصیل کی فہرست ضخیم ہے الہزا اسمبلی لا سبیری میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس دوران نئے بوائز پر ائمروی اسکول نہیں کھولے گئے ہیں۔ ان دو سالوں میں 89 پر ائمروی اسکولوں کو ڈیل اور 52 مل سکولوں کو ہائی کا درجہ دینے کے لئے بلڈنگ دی گئی ہے ان اسکولوں میں کلئی اسامیوں کی منظوری 1996-97ء تک نہیں مل سکی کیونکہ ان کے عمارتیں کمکل نہیں تھیں۔ البتہ 1995-96ء کے دوران صرف 10 ہائی اسکولوں کے لئے اسامیاں منظور کی گئی تھیں جن پر تقریبی کی تفصیل مذکورہ بالا فہرست کے ساتھ مسلک ہے۔

جناب اپیکر: کوئی ضمیح سوال آپ کا ہے؟

ملک محمد سرور خان کا کثر: سر! سوال یہ ہے کہ ایک تو ہم نے یہ عرض کرنا ہے کہ یہ بلوچستان اسمبلی میں کبھی بھی وزراء صاحبان اپنے فرائض پورا نہیں کر رہے ہیں۔ کیا یہ اسمبلی صرف کسی کو وزر اعلیٰ یا منسٹر بنانے کے لئے بنائی گئی ہے یا کہ عوام کی

خدمت کے لئے یا لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے، اب میں کس سے جواب پوچھوں؟ جو ہمارے وزیر تعلیم ہے وہ اس وقت موجود نہیں ہے۔ تو اس وقت میرے جواہم سوالات ہیں ضلع پشین کے بارے میں میں نے پوچھنا چاہتا ہے کہ پشین میں گزشتہ 1995-96 اور 1996-1997ء میں ایک بھی ٹیل سکول نہیں دیا گیا ہے۔ ہمارے پشین ضلع میں 310 کمرے دیئے گئے ہیں۔ ان میں دو کمرے بھی ضلع پشین میں نہیں ہیں۔ یعنی جب دوسرے اضلاع کی نشاندہی میں کروں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ کسی میں بیس کمرے ہیں کسی میں تیس ہیں اور کسی میں نو ہیں کسی میں پندرہ ہیں۔ اس طرح ہمارے علاقے کیستھ جوزیادتی روا رکھی گئی ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: ملک صاحب! میں گزارش کرنا چاہوں گا۔ اسٹینٹ نہ دیں۔ آپ ضمنی سوال فرمائیں۔ اس سوال سے جو اعلان رکھتا ہو۔ آپ نے پہلے کہا ہے کہ وزراء صاحبان نہیں آتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوшیروانی: یہاں اس طرف آ کر کے بات کریں۔ ٹریڑی پیچر میں بیٹھ کر کے آپ لوگ بتیں کہ وہ ہے یہاں آئیں۔

ملک محمد سرور خان کا کژ: جناب اسپیکر! کیا یہ ہماری ذمہ داری ہے یا آپ کی ہے کہ اگر کوئی وزیر اسلامی میں نہیں آتا ہے تو یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ انھیں ہدایت کریں اور ان کو پابند کریں وہ اسلامی میں آئیں اور لوگوں کے سوالوں کا جواب دیں۔ اگر آپ اس ہاؤس کو اس طرح یعنی مذاق کے طور پر چلانا چاہتے ہیں تو یہ ایک مذاق ہے اور ہم عوام کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں ہم اس ہاؤس کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں تو ہم لوگوں کے مسائل کے بارے میں کس سے بات کریں؟

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں جی۔

ملک محمد سرور خان کا کژ: نہیں تشریف کیوں رکھوں۔ اگر آپ مجھے جواب نہیں دینا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ کا وزیر تعلیم اس وقت یہاں ملک میں موجود نہیں ہیں وہ اپنے علاج کے سلسلے میں باہر گئے ہیں۔ نمبر 2۔ تو اعد کے مطابق کوئی بھی وزیر جو حکومت میں ہیں کسی دوسرے وزیر کے سوال کا جواب دے سکتا ہے۔ لہذا آپ سوال کیجیے گا آپ کو جواب مل جائیگا۔

ملک محمد سرور خان کا کژ: ابھی یہ بتائیں کہ 1996-97ء میں مختلف ٹیل سکولوں کے لئے پوٹین create کی گئی ہیں اور ان میں ہمارے علاقے کے کسی سکول کو کوئی پوسٹ نہیں دی گئی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ جی پوٹین create کی گئی ہیں 1996-97ء میں، کہتے ہیں سکولوں کے لئے آپ کے علاقے میں کوئی نہیں دی کی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر صحت: جناب اسپیکر! ابھی اس پر ban ہے پوسٹنگ پر، appointments پر پابندی ہے اس سے پہلے

جو کچھ ہوا ہے وہ سیکرٹری صاحب سے مل لیں۔

جناب اپیکر: ابھی تک کوئی نئی appointments ہوئی ہیں۔ بقول آپ کے کوئی نئی بھرتیاں نہیں ہوئی ہیں؟

وزیر صحت: نہیں ہوئی ہیں۔

جناب اپیکر: جناب، ٹھیک ہے، چلیں جی۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: جناب اپیکر! جب سے سکولوں پر پابندی لگائی گئی ہے یہ وہ تو نئی موجودہ گورنمنٹ جب وجود میں آئی اُس وقت لگائی گئی تھی۔ اس سے پہلے جو لوگ تعینات ہوئے تھے اُس وقت تو کوئی پابندی نہیں تھی اُس وقت کیوں نہیں لگائی گئی۔

جناب اپیکر: جی جناب وزیر صاحب۔

وزیر صحت: جناب اپیکر! اُسوقت کسی اور کی گورنمنٹ تھی ابھی کسی اور کی ہے، تو وہ سیکرٹری سے مل لیں اور شکایت کر لیں۔

جناب اپیکر: شکریہ جی۔ اگلا سوال۔ جی جی۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: جناب اپیکر! کوئی جواب ہے کہ ہم جا کر کے سیکرٹری سے ملیں۔ کیا ہم اُس سیکرٹری کے ملازم ہیں؟ ہم سیکرٹریوں کے ملازم تو نہیں ہیں یہ ہاؤس کے جوابدے ہونے چاہئیں کہ ہاؤس میں ہمیں جواب ملتا چاہیے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: پوائنٹ آف آرڈر۔ میں تائید کرتا ہوں معزز ممبر کی کہ یہاں جواب دینا چاہیے اور منستر صاحب نے جواب دینا ہے یا نہیں؟ تو کل کے لئے ملتی کریں۔ یہ کہ فلاں سیکرٹری یا فلاں یا اس ہاؤس میں ممبر کو جواب نہیں دیا جاسکتا ہے۔ جناب والا! وہ پھر یہ جواب دے دیں۔ پھر یہ معزز منستر جواب دے دیں۔ آپ اس پرولنگ دے دیں۔ منستر صاحب یہ جواب دے سکتے ہیں کہ بعد میں ہم چیمبر میں ملیں گے اور ہمیں مطمئن کریں۔

جناب اپیکر: وزیر صاحب اپنے چیمبر میں بلکر کے جواب دے سکتے ہیں درست ہے یہی غالباً انہوں نے کہا ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: جناب اپیکر! کیا سیکرٹری ایجکیشن ملک سے باہر چلے گئے ہیں۔ جب وہ نہیں گئے تو وہ کم از کم جو منستر کا انچارج ہے اُن کو تو ہمارے سوالات کے جوابات بتانے چاہئیں۔

جناب اپیکر: جواب تو موجود ہے۔ انہوں نے مکمل جواب دیا ہوا ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: اسی جواب کے تحت میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقے میں کوئی پوسٹ نہیں دی گئی ہے۔ ہمارے علاقے میں کوئی کمرے نہیں بنائے گئے ہیں، ہمارے علاقے میں کوئی ہائی سکول نہیں دیا گیا ہے۔ اُس کی وجہ کیا ہے یعنی یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے۔ کیا ہمارا علاقہ بلوچستان میں نہیں ہے، پاکستان میں نہیں ہے۔ کیا بات ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک پرائمری سکول ایک مل سکول کا اگر کہیں تو کہتے ہیں سکول نہیں ہے۔ اسکی وجہات کیا ہیں؟

وزیر صحت: جناب اپیکر! مسٹر صاحب آجائیں تو اُس کو یکو سٹ کر لیں گے، لے کر دے دینگے۔

جناب اپیکر: وہ کہتے ہیں کہ آپ چیمبر میں آجائیں اُدھر آپ کی تسلی کرواتا ہوں۔

ملک سرور خان کا کڑ: جناب اپیکر! میں آپ سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اگر کل تک میرے سوالات کے جواب صحیح نہیں ملے۔ میں احتجاج کے طور پر اس کری پر کھڑھو جاؤں گا بیٹھوں گا نہیں۔ جب تک میں اپنے علاقے کی خدمت نہیں کر سکتا تو مجھے حق نہیں کہ میں اس اسمبلی میں بیٹھوں۔

جناب اپیکر: ٹھیک ہے۔ جی جناب۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب اپیکر اس سوال کو ڈیلفر کر دیں۔

جناب اپیکر: نہیں جی۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آپ تو پرانے پارلیمنٹری میں ہیں، سینٹ سے آ رہے ہیں میری بات سنیں۔ یہ لا بھری میں پڑا ہوا ہے ختم ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا ہے جا کے دیکھیں وہاں۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب اپیکر سپلیمنٹری میں اطمینان بخش جواب ملنا چاہیے۔ جب اطمینان بخش جواب نہیں ہے تو اس کو ڈیلفر کر سکتے ہیں کل کے لئے یا آنے والے دن کے لئے۔ یعنی یہ جواب نہیں ہے

جناب اپیکر: سوال کیا گیا ہے۔ ضمنی سوال کیا فرم رہے ہیں معزز ممبر صاحب۔ وہ فرم رہے ہیں کہ باقی ہر جگہ ہوا ہے ہمارے علاقے میں نہیں ہوا ہے وجہ؟ وہ کہتا ہے ایسی بات نہیں ہے اگر ہے تو آپ چیمبر میں آجائیں بتاتا ہوں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ پورا جواب پڑھیں لا بھری میں آپ جا کے دیکھیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: جناب اپیکر! یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے کہ کسی وزیر صاحب کے چیمبر میں ہم لوگ جائیں ان سے پوچھیں۔ ہم اس معزز ایوان میں پوچھتے ہیں تا کہ میرے حلقتے کے لوگوں کو پتہ چلے کہ ان کا نام نہ ان کے علاقے کے لئے کیا کر رہا ہے۔ میں صرف اُس ڈرائیگ رومن کے لئے تو نہیں پہنچا ہوں۔ میں آیا ہوں اپنے حلقتے کے لوگوں کے لئے، بلوچستان کے لوگوں کو یہ بتانے آیا ہوں کہتنی بے انصافیاں ہو رہی ہیں یہاں کتنے لوگوں کی حق تلفیاں ہو رہی ہیں۔ اور خصوصاً جو ضلع پشین کی حق تلفی ہو رہی ہے میں اُس کے لئے اگر مجھے کل کے سیشن میں جواب نہیں دیا گیا تو میں اسی کری پر کھڑا رہوں گا بیٹھوں گا نہیں یہ میرا احتجاجی مظاہرہ ہے اور میں کروں گا۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی: جناب اپیکر صاحب! میں ملک صاحب کو دعوت دوں گا کہ اُس کری پر کھڑے نہ ہوں وہ ٹریئری بنخ کی ہے۔ یہاں آ کر کھڑے ہو جائیں جو آپ کا وزن برداشت کرتی ہے۔ وہ تو آپ کا وزن برداشت نہیں کرتی۔

جناب اپیکر: نو شیر وانی صاحب بیٹھیں۔ جی جناب مسٹر عبدالرحیم خان صاحب الگ سوال پکاریں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: جناب اپیکر! میرا سوال جو آئندہ سیشن ہو گا اُس کے لئے ڈیلفر کرتے ہیں تو

ٹھیک ہے نہیں تو میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔ ڈیفر کر دیا ہے؟ ٹھیک ہے جی۔

جناب اپیکر: جی ڈیفر کر دیا ہے آپ کے مندوخیل نے فرمایا تھا میں نے کر دیا۔ اُسی وقت کہہ دیا۔ تشریف رکھیں۔ جی۔ جی جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب سوال نمبر 201۔

جناب اپیکر: جواب پڑھا ہوا التصور کیا جائے۔

☆**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:**

کیا وزیر تعلیم از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) سال 1990ء تا مئی 1997ء کے دوران مکملہ مذکورہ میں گرید 1 تا گرید 17 کے لئے کتنے ملازمین تعینات کئے گئے۔ ان ملازمین کے نام مع ولدیت، تعلیمی کوائف، تاریخ تعیناتی، جائے تعیناتی اور ضلع وار رہائش کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ تعیناتیوں کیلئے بنیادی شرائط کیا کھی گئی تھیں اور کیا مذکورہ اسمیوں کی عام تشهیر کی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کن اخبارات و رسائل میں، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم: وڈیر عبدالحق، وزیر صحت نے جواب دیا۔

(الف) نظمت تعلیمات پر امری مدارس بلوچستان میں 90ء تا مئی 1997ء کے دوران گرید ایک تا 17 کے 2427 اور نظام ثانوی تعلیم میں 1788، نظام کالج میں 617 اور نظمت کریکولم میں 24 ملازمین تعینات کئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل، کوائف کی فہرست انتہائی ضخیم ہے لہذا اسمبلی لا سیئر بری میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) مذکورہ تعیناتیوں کو مقامی اخبارات روزنامہ جنگ، مشرق، زمان میں مشتہر کرنے کے بعد ملازمین کو بھرتی کے قواعد و ضوابط کے تحت، الہیت اور قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تقریباً عمل میں لائی گئی ہیں۔ تاہم اخبارات میں مشتہر اشتہارات جزو الف میں مذکورہ فہرست کے ساتھ مسلک ہے۔

جناب اپیکر: جی جناب ضمی میں سوال اگر ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: اس میں جناب والا! اشتہار نہیں ہے جب ہم فہرست دیکھتے ہیں جو مختلف appointments ہوئی ہیں اس میں اشتہار نہیں ہے میرا سوال یہ ہے کہ جو بھی سرو سز ہوئی ہیں لوگوں کو بھرتی کئے ہیں اُس کے بارے میں اشتہارات انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ اشتہار ہے لیکن جو لست آپ دیکھیں گے اس میں جناب والا! مثلاً یہ پر امری ڈائریکٹوریٹ میں کوئی اشتہار نہیں ہے تمام سرو سز میں۔

جناب اپیکر: میرے پاس جو جواب ہے اس میں یہ اشتہار لگے ہوئے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ آپ پڑھیں کس تاریخ کا ہے۔ نہیں جناب والا! میں نے 90ء سے 1997ء تک

میں نے اشتہار کے حوالے سے پوچھا ہے۔ لیکن اس میں جناب والا! آپ دیکھ سکتے ہیں یہ جو آپ کے پاس ابھی کوئی آئی ہے ہمارے پاس تو وہ نہیں ہے۔ لیکن جب آپ کے پاس آئی ہے ابھی آپ ذرہ چیک کریں کہ وہ صرف 1996ء کے ایک خاص دن کا بہت محدود وقت کے لئے ہے یعنی غلط بیانی کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ جناب والا! کوئی انٹریو نہیں ہوا ہے انٹرو یوکا کوئی ریکارڈ پیش نہیں ہوا۔ یہ ڈائریکٹوریٹ پرائزیری کی بات میں کر رہا ہوں۔ اور پھر جناب والا! تمام ریکارڈ سے یہ ظاہر ہے کہ صرف چند اضلاع انکو جو سروزدی گئی ہیں وہ بہت زیادہ، باقی سب کو سرے سے نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہ سوال میرا خمنی ہے۔

جناب اپسیکر: آپ کے تین جزو ہوئے ہیں۔ آپ نے ایک اشتہار کی بات کی۔ جواب گورنمنٹ نے دیا ہے اشتہارات جزو الف میں مذکورہ فہرست میں مسلک ہے جواب یہ دیا ہے گورنمنٹ نے نمبر 2۔ آپ پوچھ رہے تھے 1990ء سے 1997 تک کہ آپ نے کتنی بھرتی کئے ہیں؟ پوچھ لیتا ہوں اُن سے۔

وزیر صحت: جناب اپسیکر! اس میں سارے اشتہارات لگے ہوئے ہیں میرے خیال سے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: مثلاً آپ پڑھ لیں ایک خاران کا ہے ہمیں نہیں دیا ہے آپ دکھادیں ہمیں دے دیں۔

جناب اپسیکر: وزیر صاحب اگر اشتہار دیئے گئے ہیں تو وہاں تسلی کے لئے اپنے چیمبر بلاک کے ان کو سارے اشتہارات دکھادیں۔

وزیر صحت: وہ سب لگے ہوئے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! نہیں ہے ہمیں جو دیا گیا جواب اُس میں نہیں ہے۔

جناب میر عبدالکریم نوشیر والی: جناب اپسیکر! سب لگے ہوئے ہیں لا بھری یہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اگر میرا ساتھی دیکھنا چاہتے ہیں وہاں پڑے ہوئے ہیں آپ چیک کریں یہ 1990ء سے 1997ء تک دو گورنمنٹیں آئی ہیں۔ جو ماضی کے ہیں اُنکے اپنے ساتھی پشوتو نخوا کے بھی منستر تھے یہ اُن کے زمانے کے ہیں۔ اشتہارات سارے لگے ہوئے ہیں اشتہارات نہیں ہیں، جناب والا! یہ چیک بھی کر سکتے ہیں لا بھری یہ میں ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: ایک خاران کا ہے اور ایک کوئٹہ کا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ہمیں دکھادیں نہیں ہیں۔

جناب اپسیکر: وہ بتاتے ہیں سارے ہیں۔ سیکرٹری صاحب کسی کو بھی جیسی ان کو اشتہارات دکھادیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اپسیکر! پرائزیری ڈائریکٹوریٹ کے بعد کوئی انٹریو نہیں ہوا ہے۔ یہ ہے میرا خمنی سوال ہے۔ لہذا یہ جو کچھ ہوا ہے قواعد کے خلاف ہوا ہے۔

جناب اپسیکر: دوسرا یہ کہتا ہے کہ انٹرو یوکا ہی نہیں ایسے ہی بھرتی کر لئے گئے ہیں۔ جب اشتہار کے بعد انٹرو یوکا ہوئے ہیں۔ یقیناً انٹرو یوکو لئے جائیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! یہ تو ابھی ہوا ہے کہ ہائی کورٹ نے ابھی فیصلہ کیا ہے یہاں ٹھیکیداروں کے لئے اشتہار ہوا ہے لیکن ہائی کورٹ نے ثابت کیا ہے کہ اُسکے بارے میں کوئی ٹینڈ روہاں نہیں ہوا۔ یہ ابھی ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے، ابھی کل کی بات ہے اخباروں میں پڑھ لیں۔

جناب اسپیکر: وزیر کہتے ہیں کہ ہم نے باقاعدہ ان کا امن و یولیا ہے۔ چلیں جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: تیسری بات یہ ہے کہ یہاں جو ضلع دیئے گئے ہیں، بالکل غیر معمولی تفریق کیے گئے ہیں، یعنی جو بھی سروسر ہیں جس کریڈ کی بھی ہیں ان میں ایک، دو، تین اضلاع میں سینکڑوں سروسر، دیئے گئے ہیں۔ یہ جناب والا! آپ چیک کریں اسی کو یہ ہے میرا سوال میں ثابت کروں گا۔ یہ سٹ میرے سامنے پڑی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا۔ اگر اس پر آپ fresh question لاائیں تو اس کو ہم دیکھ لیں گے۔ اگر غلط ہوا ہے اس پر ہم ضرور دیکھیں گے۔ تیسرا سوال۔ آپ بتاویں کہاں غلطی کی گئی ہے؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: قاعدے کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ بالکل آپ کے سامنے میں رکھتا ہوں مثلاً جناب والا! جعفر آباد کیلئے لیں بالکل تمام اضلاع ایک طرف اور جعفر آباد دوسری طرف۔ یہ صرف پرائمیری ڈائریکٹوریٹ کی بات کر رہا ہوں جناب والا! یعنی سات سال میں مسلسل امتیاز کیوں ہو رہا ہے؟ اس کے ساتھ جناب والا! جب دوسرے اضلاع ہیں۔۔۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: جناب اسپیکر! میں اپنے ساتھی سے گزارش کروں گا کہ تعصب کی سیاست آپ چھوڑ دیں، ماضی کی گورنمنٹ نے اگر نصیر آباد میں کام کیا۔ یا ژوب میں یا خاران میں۔ بلوچستان میں بھرتیاں ہوئی ہیں۔ آپ مہربانی کریں بلوچستان میں جہاں بھی ہوئی ہیں بلوچستان ہے۔ لہذا جعفر آباد یا خاران یا ژوب۔ یہ بلوچستان کا حصہ ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں یہ تعصب کی بات نہیں ہے۔ بہت اچھا کیا ہے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جناب والا! میں عرض کر رہا ہوں حقیقت میں جعفر آباد میں ہیں، تربت میں ہیں، مجھے یہ اعتراض نہیں ہے۔ اگر اتنی سروسر ہیں اور اس میں آپ تمیز کرتے ہیں یعنی آپ تمام صوبے کو تودے سکتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: 1993ء جناب والا! آپ مہربانی کریں دیکھیں کہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں آپ کے منسٹر ڈاکٹر کلیم اللہ نے وہاں سینکڑوں بھرتیاں کروائی ہیں۔ جناب والا آپ جعفر آباد، خاران، اور ژوب کو الگ کر رہے ہیں، جناب یہ بلوچستان ہے۔

جناب اسپیکر: کریم نوشیر وانی! آپ تشریف رکھیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! آپ مہربانی کریں اس کو ہدایت کریں۔ اس پر مجھے کوئی اس حوالے سے

اعتراض نہیں ہے۔ تعلیم دی جائے، نصیر آباد، فلات، اور ثواب کو۔ جہاں بھی ہیں۔ لیکن اس طرح یعنی discrimination ایسا فرق۔

جناب اپیکر: نہیں یہ سوال بتاہی نہیں ہے آپ کا نہیں بتا آپ 1900ء سے 1997ء کی بات کرتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! اس پر ہمیں احتجاج پر مجبور نہ کریں۔ گورنمنٹ کو ہدایت دے دیں کہ مہربانی کریں کہ اس طرح قواعد کے خلاف اصولوں کے خلاف لوگوں کے حقوق آپ غصب نہ کریں۔

جناب اپیکر: اگلا سوال پکاریں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اپیکر! ہمارے جو معزز زمینہ ہے اُن کے سوال کو اس طریقے سے آگے بڑھاتا ہوں کہ بجائے یہ کہ ہم بہت سے معاملات کو چھپائے ہیں یہ اخبارات میں آیا ہوا ہے کہ 1995-1996ء میں اُن پڑھ لوگوں کو ٹیکر بھرتی کیا ہے، آپ یہ کہیں کہ ہم اُن غلط تعیناتیوں کی تحقیقات کروائیں گے۔ تمام اخبارات میں آیا ہے۔ ورلڈ بینک نے اس کا نوٹس لیا ہوا ہے۔ اُن پڑھ لوگ ٹیکر ز لگائے گئے ہیں۔ تو آپ کم از کم اس حد تکریں کہ آئندہ کے لئے اپنی بات تو کریں۔

وزیر صحت: جناب میں نے آپ کو بول دیا ہے کہ چیبیر میں آجائیں آپ کو بالکل مطمئن کریں گے۔

جناب اپیکر: چلیں تشریف رکھیں جی۔ جناب عبدالرحیم خان آپ خود سمجھتے ہیں، یہ سات سال ریکارڈ کی بات ہے۔ ٹھیک ہے آپ کا سوال یقیناً اپنی جگہ درست ہے۔ دیکھیں ہمارے August House کے کچھ اصول ہیں، کچھ قواعد ہیں۔ ایک ضابطہ ہے۔ اُس کے تحت اس ہاؤس کو میں نے چلانا ہے قواعد کے مطابق۔ ہاؤس آپ کا اپنا ہے آپ قواعد کے مطابق بات کریں بالکل پورا دن بات کریں ساری رات بات کریں لیکن قواعد کے مطابق بات کریں۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب اگلا سوال۔ کریم صاحب بیٹھیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب آپ ممبروں کے سوالات ایسا ہی یعنی کچل دیتے۔ یہ آپ کی بڑی مہربانی ہو رہی ہے۔ سوال نمبر 210۔

جناب اپیکر: بڑی مہربانی آپ کی بھی۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔

☆**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:**

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) سال 1988ء تا مئی 1997ء کے دوران صوبہ کے خرچ پر کس قدر پروفیسروں، ٹیکروں و دیگر اسٹاف کو اندر و بیرون ملک ناطقوں پر اعلیٰ تعلیم و تربیت کیلئے بھیجا گیا ہے۔ پروفیسروں، آفیسروں، ٹیکروں و دیگر اسٹاف کے نام مع ولدیت،

تعلیمی کو اکتف تاریخ تعیناتی اور ضلع و ارہائش کی تفصیل دی جائے۔ نیز ہر پروفیسر اور آفیسر اور ٹیچروں دیگر اسٹاف ممبر پر آمدہ خرچ کی فرداً تفصیل بھی دی جائے۔

(ب) مذکورہ وظائف پر بھیجنے کیلئے بنیادی ضرورتوں و شرائط کیا رکھی گئی تھیں نیز کیا مذکورہ وظائف کی عام تشهیر کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کن رسائل یعنی کن اخبارات اور ٹوڈی پر گراموں کے ذریعے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم:

(الف) سال 1988ء تا 1997ء کے دوران مکمل تعلیم بلوچستان نے 154 اساتذہ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے پردون و اندر وون ملک صوبے کے خرچ پر اعلیٰ تعلیم و تربیت کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ ان وظائف کی باقاعدہ تشهیر بذریعہ مقامی اخبار میں کراپی گئی ہے جس کی نقول ذیل فہرستوں میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے اور اہل افراد کو حکومت بلوچستان کی منظوری سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ دیگر تفصیل کی فہرست اور تفصیل آفیسران مع کو اکتف و آمدہ خرچ کی فہرست ضمیم ہے لہذا اسمبلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جناب اگر کوئی ضمیم سوال ہو مدد و خیل صاحب؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب اگلا سوال۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال نمبر 302۔

جناب اسپیکر: پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) سال 1990ء سے تا حال صوبہ کے تمام کالجوں بشمل ٹیکنیکل کالجوں کو سالانہ کس قدر گرانٹ فنڈ زدیے گئے ہیں اور یہ فنڈ کس مدیں خرچ کئے گئے ہیں۔ نیز مذکورہ کالجوں کو منے والی گرانٹ فنڈز کی تقسیم و خرچ کے طریقہ کارکی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر تعلیم: وزیر عبدالناہیق، وزیر صحت نے جواب دیا۔

سال 1990ء تا حال صوبہ بلوچستان کے تمام کالجوں بشمل ٹیکنیکل کالجوں مختلف مادت میں مندرجہ ذیل رقم مہیا کی گئی ہے۔

1- کالج - 1,245,843,581/-

2- ٹیکنیکل - 64,558,523/-

میزان:- 1310,402,104/-

جہاں تک مندرجہ بالا فنڈر زکی تقسیم کے طریقہ کارکا تعلق ہے تو فنڈر طلباء کی تعداد اور کالج کے ضروریات کو مد نظر رکھ کر تقسیم کی جاتی ہے تاہم خرچ کرنے کا اختیار صرف متعلقہ پرنسپل صاحبان کو حاصل ہے جو کہ فنڈر حکومت بلوچستان کی مختص شدہ مدت میں عینی تنخواہ جات مع الاؤنسرز، پہمول ہاؤس ریسٹ، میڈیکل الاؤنس، ٹی اے۔ متفرق اخراجات برائے فرنچیز، پیر دل، فون، گیس، پانی، بجلی، اسٹیشنری خریداری و کھیل کا سامان آمدگرانٹ ان ایڈ وغیرہ قواعد و ضوابط کے تحت خرچ کرتے ہیں۔ اگر کسی مد میں اضافی رقم کی ضرورت ہو تو محکمہ مالیات سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔

جناب اسپیکر: جی کوئی ضمنی سوال اگر ہو؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں ہے۔ اگلا سوال میر جان محمد جمالی۔ جی جناب جواب پڑھا ہوا تصور کی جائے۔

☆ 228 میر جان محمد خان جمالی:

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) 21 فروری 1997ء تا حال ملکہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام تمام مملکتہ ملکہ جات پرو جیکش (اگر ہوں) میں کتنے گزریڈ آفیسر ان و نان گزریڈ اہلکاروں کے تبادلہ کردیئے گئے ہیں ان کے نام، عہدہ، مقام تبادلہ اور مقام و عہدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔ نیز کیا ان تبادلوں میں اہلیت و تجربہ اور گریڈ کا خیال رکھا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفیسر ان و اہلکار ان اپنی اسامیوں پر کتنے حصے سے تعینات تھے نیز کیا آفیسر و اہلکار نئے عہدوں پر تعیناتی کے اہل تھے اور اپنے پیش رو آفیسر ان و اہلکار ان سے چارج لینے والے ملازمین کی آبائی ضلع و رہائش کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ تبادلوں میں ٹی اے ڈی اے کی مد میں کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے نیز ہر آفیسر و اہلکار کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر تعلیم: ڈی رہیہ عبدالخالق، وزیر صحبت نے جواب دیا۔

(الف) 21 فروری 1997ء تا حال ملکہ تعلیم میں کل 59 گزریڈ اور نان گزریڈ اہلکاروں کے تبادلے کیے گئے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے، ممکن حد تک کوشش کی گئی ہے کہ مذکورہ اہلکار ان کا تبادلہ اہلیت و تجربہ اور گریڈ کے مطابق کیا گیا ہے۔ فہرست ضخیم ہے لہذا اسمبلی لا سبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

مندرجہ بالا اہلکاروں میں سے پانچ کو بلغہ 85398 رونپے کی مدد میں ادا کئے گئے بقا اہلکاروں کا تبادلہ بغیر کسی اے ڈی اے کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی خمنی سوال کسی کا ہو۔ کسی معزز زمینہ کا نہیں ہے۔ میر عبدالکریم نو شیر وانی سوال نمبر بتائیں۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی: سوال نمبر 279۔

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

سال 1995-96ء کے دوران تعلیم کی مدد میں کل کس قدر فنڈز مختص کئے گئے تھے اور یہ فنڈز کن کن علاقوں میں دیئے گئے تھے۔ نیز رواں مالی سال میں کل کتنے اسکول بلڈنگ کی تعمیر کے لئے کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے۔

وزیر تعلیم: وزیر تعلیم از راہ کرم، وزیر صحبت نے جواب دیا۔

سال 1995-96ء کے دوران تعلیم کی مدد (ترقباتی مقاصد) کے لئے کل 245.40 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ ان کی علاقائی تقسیم کی تفصیل مختینم ہے لہذا اسمبلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔ رواں مالی سال کے دوران کل 326 پرائزمری سکول بلڈنگ تعمیر کرنے کا پروگرام ہے جس کے لئے تقریباً 250 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس رقم کا 88 فیصد حصہ ورلڈ بینک پروگرام کے تحت ملے گا۔ ان عمارت کی تفصیل مختینم ہے۔ جزو (الف) میں دی گئی فہرست کے ساتھ منسلک ہے جو کہ اسمبلی لاہوری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب اسپیکر: خمنی سوال اگر ہے کوئی؟

میر عبدالکریم نو شیر وانی: جناب ہمیں تو آپ بولنے نہیں دیتے ہیں ہمارے جمہوری حقوق پامال نہ کریں آپ ہمیں بولنے دیں یہ یہ ہمارا حق ہے۔ سرورخان کا کڑنے ایک اہم مسئلے پربات کی۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس کی توسعی کریں اور اس کی open تقری کی جائے۔

جناب اسپیکر: میں نے اس پرولنگ دے دی۔ آپ تشریف رکھیں، آپ اپنا سوال کریں۔ محترم قبل احترام ممبر صاحب میں نے اس پرولنگ دے دی۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی: وہ ایک اہم مسئلہ ہے بلوچستان میں ایجوکیشن کا جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: کریم جان ممحض پر لازم آتا ہے کہ میں اس ہاؤس کو قاعدہ بمعطاب قرار دیں۔ اس کو محلی بازار نہیں بنانا چاہتا۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا سوال نمبر 279 ہے۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی: آپ سننے کے لئے تیار نہیں ہیں تو ہم کیا کریں۔ ہم بایکاٹ کرتے ہیں آپ ہمیں بولنے ہی نہیں دیتے ہیں۔

جناب اپیکر: آپ بائیکاٹ کریں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب آپ فرماتے ہیں کہ مچھلی بازار۔ مچھلی بازار آپ قواعد کے مطابق ان کو چھوڑیں وہ بات کریں۔ یا نسٹر صاحب کوئی اچھا جواب دے دیں۔ اس پر کیا مچھلی بازار۔ جب آپ اُس کو بلڈوز کرتے جائیں۔

جناب اپیکر: میں نے بلڈوز نہیں کیا۔ میری گزارش سنیں عبدالرحیم خان صاحب۔ میں نے کہا سرور خان کی بات میں نے یہ کہا کہ خان صاحب آپ کی بات اہم ہے میں آپ کے ساتھ ہوں، یہ بہت اہم مسئلہ ہے پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے۔ تعلیم کا مسئلہ ہے اس کو آپ قواعد کے مطابق لا کیں۔ ہم پورے ہاؤس پورا دن و ساری رات بحث کریں گے۔ یہ میں نے گزارش کی تھی۔ یہ رونگ میں نے دی ہے اُس پر۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: اس وقت ہم پیٹھ جاتے ہیں لیکن احتجاج میرا حق ہے بالکل۔

جناب اپیکر: شکریہ جناب۔ رخصت کی درخواستیں اگر ہوں سیکرٹری سے پڑھیں۔

جناب اندر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی): نوابزادہ حیر بیمار مری صاحب، صوبائی وزیر کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں، اسلئے انہوں نے آج کیلئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپیکر: جناب سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ درخواست منظور ہوئی

سیکرٹری اسمبلی: سردار صاحب محمد بھوتانی صاحب نے ذاتی مصروفیت کی بنا آج کیلئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ درخواست منظور ہوئی۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

بلوچستان سول سروٹس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 1997ء (مسودہ قانون نمبر 4) وزیر متعلقہ! آپ مہربانی کریں مسودہ قانون نمبر 4 پیش کریں۔

وزیر صحت: میں وزیر اعلیٰ بلوچستان، جن کے پاس مکملہ ایس اینڈ جی اے ڈی کا فلمدان بھی ہے، ان کی طرف سے بلوچستان سول سروٹس Civil Servants کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 1997ء، مسودہ قانون نمبر 4 پیش کرتا ہوں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! متعلقہ وزیر کون ہے ان سروٹز کے روپ زبانے کیلئے؟

جناب اپیکر: وزیر اعلیٰ صاحب تھے میرے خیال میں وہ انکو allow کر کے چلے گئے۔ مہربانی۔

بلوچستان سول سروٹس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 1997ء (مسودہ قانون نمبر 4) پیش ہوا۔ یہ اسٹینڈنگ کمیٹی کو جایگا۔ اگلا وزیر صحت صاحب آپ اپنا مسودہ قانون نمبر 5 پیش کریں۔

وزیر صحت: بلوچستان ہیلٹھ فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 1997ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 1997ء) بلوچستان ہیلٹھ فاؤنڈیشن کے قانون میں ترمیم عمل میں لائی جائے۔ ہرگاہ کہ یہ لازم ہے کہ بلوچستان ہیلٹھ فاؤنڈیشن کے قانون مجریہ 1994ء میں ترمیم درج ذیل طریقہ پر عمل میں لائی جائے۔ اس کا اطلاق درج ذیل طریقہ پر ہوگا۔ ایکٹ ہذا بلوچستان ہیلٹھ فاؤنڈیشن کا ترمیمی ایکٹ 1997ء کا ہلائے گا۔

جناب اسپیکر: پیش کریں، بل نہ پڑھیں جی، آپ تو سارا بل پڑھ رہے ہیں۔ صرف پیش کریں۔

وزیر صحت: بلوچستان ہیلٹھ فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 1997ء پیش کر دیا ہے میں نے۔

جناب اسپیکر: بلوچستان ہیلٹھ فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 1997ء پیش کر دیا ہے میں نے۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چیئرمین ہوں۔ اور اسے کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔ جی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ۔ چونکہ میں بحثیت اسپیکر خصوصی کمیٹی کا برائے تیاری نیا مونوگرام بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چیئرمین ہوں۔ اور میں اس وقت اجلاس کی صدارت کر رہا ہوں۔ لہذا میں قاعدہ نمبر 149 کے تحت جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کو جو کہ اس خصوصی کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔ اجازت دیتا ہوں کہ وہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے نئے مونوگرام کی بابت رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب! میں خصوصی کمیٹی بابت مونوگرام، بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیئرمین کے لیے نمائندگی کرتے ہوئے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے مونوگرام کی کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ خصوصی کمیٹی بابت نیا مونوگرام برائے بلوچستان صوبائی اسمبلی کی رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی۔ مذکورہ رپورٹ پر مورخہ 8 نومبر 1997ء کے اجلاس میں عام بحث ہوگی اور نئے مونوگرام کی منظوری ایوان سے لی جائیگی۔ شکریہ جی۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 166 کے تحت بلوچستان صوبائی اسمبلی کی سالانہ مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ بابت سال 1996-97ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ وہ جو تم نے زیر و آور کر کا ہوا ہے، اگر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے پاس آ دھا گھنٹہ ہے، اگر زیر و آور کی اجازت ہے، جو بات کرنا ہے وہ کر دیجئے گا۔

مولوی امیر زمان (سینئر صوبائی وزیر و وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): جناب اسپیکر! نماز کا وقت ہے۔ کیونکہ کافی ٹائم ہوا ہے، نماز میرے خیال میں قضا ہو رہی ہے وقفہ اگر کر دیں۔

جناب اسپیکر: بہت شکریہ مولانا صاحب، مشکور ہوں آپ کا آپ نے نشانہ ہی فرمائی۔ اجلاس کی کارروائی 15 منٹ کیلئے adjourn کی جاتی ہے۔ شکریہ۔

(وقفہ کے بعد اجلاس دوبارہ جناب اسپیکر میر عبدالجبار خان کی صدارت میں شروع ہوا)

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جی جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! ہمارے بہت سے مسائل بالخصوص اسمبلی کا اجلاس میں اس بار بڑا gap رہا ہے تو اسکی وجہ سے بہت سے مسائل اسمبلی میں پیش نہیں ہوئے مجموعی طور پر پہلے میں جناب والا! یہاں کوئٹہ شہر میں پانی کا مسئلہ یعنی تمام علاقوں میں پانی کا بڑا مسئلہ ہے، لوگوں کو یہ واسا کی طرف سے اُسکے انتظام میں کمزوریاں ہیں۔ اور بالخصوص یہ علاقہ پشتون آباد کا حلقة نمبر 39، حلقة 40، اور حلقة 41 یہ، ابھی اسمیں ہم یہ بات نہیں کہیں گے کہ یہ واسا والے جو لوگ ہیں جو پانی دیتے ہیں والوں میں پانی فروخت بھی کرتے ہیں۔ لیکن یہ تمام علاقے پشتون درہ، درانی گاؤں، شالدرہ، یہ بالکل پانی کی مشکلات کے آمنے سامنے ہیں۔ ہم یہ گورنمنٹ سے یہ ریکوویٹ کریں گے کہ اس مسئلے کو باقاعدہ اہمیت دیں۔ اس کے ساتھ جناب والا بڑی بیچ کا لوٹی کا یہ پیلک ہیلتھ کے کنشروں میں جو برما ہے لیکن اس میں بھی تقریباً ایک مہینے سے خرابی ہے اور اس کا اصلاح نہیں ہو رہا ہے۔ اور لوگوں کو اس مشکل کا سامنا ہے، بڑا شدید سامنا ہے، کاکڑ کا لوٹی، بڑی بیچ کا لوٹی یہ بالکل بلکہ ابھی ظاہر ہے آپ کو زیادہ علم ہے کہ لوگ ابھی پانی ایسی ہی پرائیویٹ خریدتے ہیں اگرچہ پانی کا انتظام بڑا ضروری تھا کہ یہ ہو۔

جناب اسپیکر: کونے ٹیوب ویلز خراب ہیں آپ نے فرمایا؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: بڑی بیچ کا لوٹی جو برما ہے۔ کاکڑ کا لوٹی، مسلم اتحاد کا لوٹی ان کو یہاں سے پانی دیا جا رہا ہے لیکن یہ مسلسل خراب ہے۔ جناب والا! تو اس کے بارے میں پہلا یہ ہماری ایک گزارش ہے ایسی ہی گورنمنٹ کے مجموعی طور پر اور مسائل ہیں وہ آئیں گے ہاؤس میں لا لائیں گے۔ یہ اس کا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر: شکریہ ہی۔ میں ہاؤس کے توسط سے آپ کی یہ بات ہاؤس کے سامنے اور پھر ہاؤس کے توسط سے میں چاہوں گا کہ اس پر متعلقہ وزیر صاحب توجہ دیں۔ واقعی پانی کی تکلیف ہے، شہر سارے اس مسئلے کو جو بھی متعلقہ افسران ہیں یا وزیر صاحب ہے اس کو دیکھ لجھے گا، اگر کچھ فرمانا چاہتے ہیں مولانا امیر زمان صاحب۔

مولوی امیر زمان (سینئر صوبائی وزیر منصوبہ بنڈی و ترقیات): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! خان صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے یقیناً یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ جیسے انہوں نے گزارش کی کہ یہ بلوچستان کا مسئلہ ہے، میں بھی سمجھتا ہوں کہ یہ بلوچستان کا مسئلہ ہے، بلوچستان میں یہ مسئلہ اس لیے پیدا ہوا ہے اس میں دو چیز کا رفرما ہے۔ نمبر 1۔ ہمارے پانی کی سطح بالکل نچھے گر رہی ہے، ایک تو یہ مشکل ہے کہ پانی یعنی جتنے بھی ٹیوب ویلز یا کنوں یا بور ہیں اس میں پانی نہیں ہے دوسرا مسئلہ جو اس میں واپٹا کی لوڈ شیڈنگ ہے یا ووٹنگ ہے۔ جہاں تک کوئٹہ کی بات خان صاحب نے کی ہے، کوئٹہ کے متعلق ہم نے ہر مہینے کے 22 تاریخ کو اجلاس رکھا ہوا ہے اور باقاعدہ وہ اجلاس پی اینڈ ڈی میں ہمیشہ، ہر مہینے میں ہو رہا ہے۔ اس میں شاید خان صاحب کو اطلاع نہیں پہنچی ہوتا ہو سکتا ہے لیکن ہم نے کوئٹہ کے جو چار یا پانچ ایم پی ایز ہیں وہ بلا تے ہیں، اور جو بھی محکمے کوئٹہ شہر سے متعلق ہے چاہیے بی ڈی اے ہو، کیوڈی اے ہو، واسا ہو، پیلک ہیلتھ ہو، جتنے بھی محکمے اس میں شامل

ہیں اسی طرح جوان تنظامیہ ہے وغیرہ ہیں سب کو ہم بلا کر کے جتنے بھی مسائل ہیں وہاں ہم ڈسکس کرتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں کہ ان مسائل کو حل کریں۔ لیکن اس مہینے یعنی گزشتہ مہینے کا اجلاس نہیں ہوا ہے۔ تو ہلہذا میرے ساتھ مفصل رپورٹ نہیں ہے۔ چونکہ ہم لا ہو رکھنے تھے آپ حضرات کو پتہ ہے، تو یہ اجلاس نہیں ہوسکا۔ خان صاحب کو میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جاتے ہی اس مسئلے پر ہم توجہ دے دیں گے، اور کوئی میں ایک مشکل اور بھی ہے کہ گزشتہ دور میں اس طرح ہوا ہے کہ کوئی چار، پانچ ٹیوب ویل پیلک ہیلتھ کے پاس ہے اور چار یا پانچ ٹیوب ویل واسا کے پاس ہے اور چار، پانچ ٹیوب ویل بی ڈی اے کے پاس ہے، چار پانچ ٹیوب ویل کیوڈی اے کے پاس ہے اسی طرح روڑ ز بھی اس طرح ہیں۔ باقی مسائل بھی اس طرح ہیں مختلف حکموں کے ساتھ رکھا ہوا ہے۔ اب ہم کوشش کرتے ہیں کہ پانی کا مسئلہ ہے وہ ایک ہی محکمے کو دیا جائے اور جو روڑ ز کا مسئلہ ہے وہ دوسرے ایک محکمے کو دیا جائے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ کیا جائے۔ تو ہلہذا مندو خیل صاحب کا مسئلہ حق بجانب ہے، ہم انشاء اللہ کل اس مسئلے کے متعلق احکامات جاری کریں گے چاہیے بڑی کالوں کا مسئلہ ہے یا باقی مسائل ہیں۔ لیکن آپ سے میں یہ گزارش کروں گا کہ اسمبلی کے اجلاس کے دوران آپ اگر ایک آرڈر جاری کریں کہ جتنے حکموں کے سیکریٹریز ہیں وہ یہاں موجود ہے، تاکہ جو بھی مسئلہ آجائے وہ متعلقہ محکمے سے اُس کے متعلق جوابات ہو اور واسا کے طرف سے پورے ممبرز حضرات کو یقین دہانی ہو۔

جناب اپیکر: وزراء صاحبان خود ان کو بلا سکتے ہیں اپنے جو متعلقہ وزیر صاحبان ہیں ان سے اپنے (مداخلت) ٹھیک ہے کہہ دیں گے۔ جی جناب پُرس موسیٰ جان صاحب! پانچ منٹ ہیں۔

پُرس موسیٰ جان: میں ممبران کا توجہ ایک ہم مسئلے پر دینا چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ سب کی نوٹس میں ہو گا کہ بلوچستان میں پچھلے چھ مہینے سے سیلا بول نے جوتا ہی مچا کر کی ہے اُس میں پشتوں اور بلوچ علاقوں کو بہت بڑی طریقے سے متاثر کیا ہے اور اس میں کروڑوں اربوں روپے کے فروٹ، مکانات، ٹیوب ویلز اور بندات تباہ ہو چکے ہیں۔ میں یہ request بلوچستان گورنمنٹ سے بھی کروں گا کہ وہ اسپشنل گرانٹ اور اس کی طرف توجہ دے دیں اور خاص کر ہماری سینٹرل گورنمنٹ ہے وہ اس ہم مسئلے پر توجہ دیں۔ میرے خیال آپ سب کے علم میں ہے کہ کافی جانیں بھی ضائع ہو چکی ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اگر اس پر گورنمنٹ مہربانی کر کے کچھ توجہ دے دے اور خاص کر سینٹرل گورنمنٹ سے کہ کچھ گرانٹ دے دے اس میں لوگ بہت تکلیف میں ہیں جناب پچھلے دونوں میراپناحلہ ہے پی بی 28 کر دگاپ میں ایک جگہ ہے میرے خیال میں وہاں کروڑوں روپے کے نقصانات ہوئے ہیں۔ کہ گورنمنٹ اس پر توجہ دے کیوں نہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب اپیکر: شکریہ۔ جی مولا نا صاحب۔

مولوی نصیب اللہ (جناب ڈپٹی اپیکر): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپیکر صاحب موسیٰ جان صاحب نے ایک اہم

مسئلے کی طرف نشاندہی کی ہے۔ یہ انہنائی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے۔ پچھلے دنوں ہر نانی میں بھی بارشیں ہوئی تھیں، جس میں تقریباً چھ قسمیں جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ ایک ٹرک اور ایک پک آپ بھی پانی کی نذر ہو گئی ہے اور اسی طریقے سے وہاں کی جو روڈز ہیں پہلے بھی خراب تھیں ان سیالابوں کی وجہ سے مزید خراب ہوئی ہیں۔ جب ہم سی اینڈ ڈبلیو ٹکنیک کے پاس جاتے ہیں گریڈر grader کا مطالبہ کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈ نہیں ہے لہذا اگر ٹریڈنگ کے کیلئے اور اسی طرح وہاں کے جو پل ہیں وہ گرچکے ہیں۔ پہلے سے ایک پل کی تعمیر شروع تھی کچھ کام وہاں جاری تھا وہ بھی ان سیالاب کی نذر ہو گیا ہے اور میں اس ہاؤس کے توسط سے ہم منشڑ صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ہر نانی کی روڈوں کیلئے گریڈنگ کے لیے خصوصی فنڈ زکا اعلان کریں اور وہاں جتنے بھی نقصانات ہوئے ہیں ان کے ازالے کے لیے اور اسی طرح جو اموات ہوئی ہیں وہاں ان کو معاف وہ دینے کے لیے احکامات صادر فرمائیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ مولانا صاحب۔ جی ملک سرو خان کا کڑ صاحب۔

ملک محمد سرو خان کا کڑ: جناب اسپیکر صاحب! آپ کے توسط سے میں اس معزز ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ابھی حال ہی میں ہمارے مندوخیل صاحب نے پانی کے نیچے جانے کی بات کی ہے اور پھر مولانا صاحب نے بھی یہ کہا کہ جائز بات ہے، پانی کی سطح واقعی نیچے گر رہا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناب والا! حال ہی میں اس صوبے میں ایک ارب روپے کے عوض 11 ریگ منگوائیں گئے۔ وہ تو پھر فضول چلے جائیں گے اُس سے کوئی کام ہی نہیں ہوگا۔ اور مولانا صاحب کنوئیں کھودنے کے لیے بارگ لگانے کے لیے یا ٹیوب ویل زکانے کے لیے اُس پر پابندی لگ جائیگی تو پھر ریگ پر کام ہو جائیگا۔ اس طرح 1 ارب روپے اس صوبے کو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی ذمہ داری کون لے گا۔ دوسری بات جناب اسپیکر! یہ حقیقت ہے کہ پانی واقعی نیچے جا رہا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اس کے لئے باقاعدہ اس معزز ایوان میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ اور وہ جا کر کے تمام صوبے کا دورہ کریں اور ہر علاقے کے ضروریات اور حالات اور تمام چیزیں اپنے سامنے رکھ کر ایک رپورٹ مرتب کریں یہ اس طرح نہیں ہے کہ ہمارے سینئر وزیر صاحب کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ جی کل ہم سارے علاقوں کے ٹیوب ویلز وغیرہ بند کریں گے۔ ایسے بہت سے علاقوں میں جہاں ٹیوب لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ایسے بہت سے علاقوں کے ہیں جہاں ٹیوب ویل کی وجہ سے نقصان بھی ہو رہا ہے تو ان تمام کا ایک دفعہ پورا سروے کر کے اور تمام ترجیحات تعین کر کے اُس کے بعد اس معزز ایوان میں اس رپورٹ کو پیش کرنا چاہیے اور پھر یہ معزز ایوان اس کی منظوری دے دیں۔ مولانا اٹھ گئے کیونکہ اذان ہو رہی ہے میں تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بڑی مہربانی چونکہ مغرب کی اذان ہو رہی ہے۔ وقفہ نماز کیلئے میں 15 منٹ کے لئے ہاؤس کو adjourn کرتا ہوں۔

(اجلاس دوبارہ شروع ہوا)

جناب اسپیکر: ملک سرور خان صاحب فرمارے تھے پھر اذان کا نامم کیا تھا، اگر مزید کچھ کہنا ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: جناب تقریر تو ختم ہو گئی تھی لیکن میں یہ پواسٹ آف آرڈر پر یہ بات کر رہا ہوں آج آپ نے اپنی پارٹی کے ساتھ بایکاٹ نہیں کیا ہے۔ اس بارے میں میں نے معلوم کرنا تھا۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب ملک سرور خان کا کڑ کے پہلے سوال کے بارے میں کچھ جواب دینا پسند فرمائیں گے۔
جی مصطفیٰ خان آپ کچھ بولنا چاہتے تھے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: میں اس ایوان کا توجہ اپنے حلقت کے کچھ مسائل کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! پیشین سے ڈب خانوزی تک روڈ کے حالات اس طرح بگڑھ کے ہیں کہ ہمارے خیال میں وہاں انسان بھی پیدل نہیں جاسکتا۔ اس میں ہمارے خیال سینئر وزیر صاحب نے بھی اس روڈ کا حال دیکھا ہوا ہے اور روز یہاں علی صاحب خود وہاں پیشین آکر انہوں نے یہ اعلان بھی کیا تھا۔ کہ اس کے اور بجٹ میں یہ منظور بھی ہو چکی ہے۔ لیکن اب تک اس کے پیسے ریلیز نہیں ہو رہے ہیں وجہ کیا ہے؟ کہ ہمارے ہاں روڈ پختہ کرنے کا کسی کا ارادہ نہیں ہے؟ اور دوسرا ہمارے حلقت میں پافی کے مسئلہ بہت سخت مشکلات سے دوچار ہے۔ جناب اسپیکر! آپ کی توجہ میں اس طرف ہمارے علاقے میں اس وقت 13 ٹیوب ویل اس طرح ہیں کہ وہ مکمل ہو چکے ہیں کسی کے تین سال کسی کے چار سال ہو چکے ہیں یعنی یہاں تک کہ آٹھ سال تک کا برما مکمل ہے لیکن چلانے کے قابل نہیں ہے، کوئی بھی نہیں چلا رہا ہے۔ 13 ٹیوب ویل اس وقت مکمل ہیں اور جو پانچیں وہاں بچھائی گئی تھیں وہ اندر ز میں میں ختم ہو چکی ہیں۔ ابھی آپ بتائیں جناب اسپیکر! گورنمنٹ کے لاکھوں روپے اس اسکیمات پر خرچ ہو چکی ہیں لیکن اب تک اس کو کیوں نہیں چلا یا جارہے ہیں۔ ہم نے بار بار ڈیمانڈ کی ہے کہ بھائی اس کو چلا یا جائے پھر اس نے کہا کہ اس کی کمیٹی نہیں ہے پھر میں نے وہ کمیٹی بھی بنانے کیا ہے سب کچھ کر دیا ہے لیکن نہیں چلتے ہیں آپ خود اندازہ لگائیں۔ جناب اسپیکر! صحت کا مسئلہ ہے مسائل تو اتنے زیادہ ہیں ہم لوگ تو کہتے ہیں لیکن ہم لوگوں کا کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔ ہماری صحت کا مسئلہ اس وقت پیشین ہسپتال کا اتنا براحال ہے کہ وہاں ہمارے خیال مریض صحیح بچنچتے ہیں تو ہسپتال میں کوئی موجود نہیں ہوتا ہے دس یا ساڑھے دس، گیارہ بجے تک تو وہاں ڈاکٹر آپ کو ملے گا ہی نہیں۔ لیکن اس بار بار ہم لوگوں نے کہا لیکن اس پر کچھ لمحہ نہیں دی گئی۔ ڈپسٹریاں اسی طرح بند پڑی ہوئی ہیں دوائیوں پر پیشین کے ڈی ایچ او صاحب نے خود چھاپے مارا اور وہاں انہوں نے دوائیاں برآمد کی اور میں نے ڈی ایچ او صاحب کو کہا کہ یہ دوائیاں آپ نے کپڑی ہے اس کا کیس آپ بھیجیں۔ لیکن انہوں نے نہیں بھیجا۔ لیکن لوگوں کی دوائیاں ڈپسٹریوں میں موجود ہیں وہ باہر فروخت ہو رہی ہیں اور اس پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔ جناب اسپیکر! ہمارے لوگوں کے مسائل بہت ہیں نامم کم ہے جب موقع ملے گا تو اور مسائل پر

بولیں گے۔ ہم لوگ جو کہتے ہیں اس پر کوئی عمل نہیں ہوتا ہے۔ ہم لوگ عوامی مسائل لے کر آتے ہیں لیکن عوام کے مسائل کوئی سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جناب اپیکر! جہاں وزیر کی بات ہو اُس کی بات مانی جاتی ہے، ممبر کی کوئی سننے والا نہیں ہے۔ اگر ہم لوگ کوئی ذاتی کام لاتے ہیں تو بالکل نہیں کریں اور اگر یہ مسائل وہاں نہیں ہیں خود دورہ کریں اگر نہیں ہے تو ہمیں کہیں کہ آپ غلط ہیں۔ خود جاتے بھی نہیں اور لوگوں کے مسائل نہیں سنتے ہیں اور جب ہم نشاندہی کرتے ہیں تو اُس کو کچھے کے ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔ ہم لوگوں کے بھی سننے صرف وزراء صاحبان کی بات نہ سنیں۔

جناب اپیکر: شکریہ۔ جی مولانا امیر زمان صاحب۔

سینئر صوبائی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: جناب اپیکر! جہاں تک پُرس صاحب نے ڈالہ باری کی بات کی ہے اور سیلا ب کی بات کی ہے وہ بات صحیح ہے کہ بلوچستان میں ہر ضلع میں ایسی ڈالہ باری اور سیلا ب آیا ہے کہ واقعتاً جیسے مولوی نصیب اللہ نے نشاندہی کی۔ اُس کے متعلق ہم نے تمام ڈپٹی کمشنز اور کمشنز کو ہدایات جاری کی ہے کہ وہ رپورٹ بنانے کے بیچ دیں۔ یہ طریقہ کار ہے اُس طریقہ کے متعلق رپورٹ بھی بن جائیگی۔ وہ آئیں گے اور صوبائی حکومت اُن سے تعاون کریں گے۔ ٹیوب ویز بند کرنے کی جو سروخان صاحب نے جو کہا تھا، ہم نے یہ نہیں کہا ہے کہ ٹیوب ویز بند کریں گے۔ ہم نے صرف یہ کہا ہے کہ یہاں ایک مسئلہ ہے ڈریچ پروگرام ہے وہ جو آر ہے ہیں وہ اگر آگیا، امید کی جاسکتی ہے کہ یہ مسئلہ ٹھوڑا سا ہو جائیں۔ (مدخلت)۔ تو جہاں تک خانوذی روڈ کی بات کی۔ جناب معزز رکن نے کی ہے جناب اپیکر! ایسی بات نہیں ہے کہ ہم اس کو ممبر نہیں سمجھتے ہیں واقعتاً ایک معزز رکن ہے، محترم ہے، جیسے ہم اس اسمبلی کے ارکان ہیں وہ بھی اسی طرح کے رکن ہے تو جہاں تک خانوذی کی رقم کی ریلیز کی بات کی ہے۔ تو میرے خیال میں سوال نہیں ہونا چاہیے تو صرف اُس سے معلومات کرنے کیلئے اُن سے یہ کہوں گا کہ وہ کس ایکیم کے لئے اس وقت مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت نے فنڈ ریلیز کی ہے throughout پاکستان یا throughout بلوچستان کسی بھی ایکیم کے لئے فنڈ ریلیز نہیں ہوئے ہیں۔ جتنے بھی کام ہو رہے ہیں جس طرح بسم اللہ خان نے کہا کہ موڑوے پر کام ہو رہا ہے۔ لہذا جب بھی ہم نے فنڈ ریلیز کرنے ہوئے گے میں نے خود وہ روڈ دیکھی ہے، وہاں ٹھوڑے سے پل خراب تھا اُس کے لئے تیس لاکھ روپے میں نے فناں سے ریلیز کیے ہیں وہ شاید اُس پر کام شروع ہو گیا ہے۔ باقی کسی بھی ایکیم کے آج تک ریلیز نہیں ہوئے ہیں جب ریلیز ہونے گے تو اس روڈ کے ریلیز ہوئے گے۔ پانی کا مسئلہ اٹھایا ہے۔ یہ مسئلہ پہلے سے جیسے خان صاحب نے کہا تھا کہ اکیلا پشین نہیں ہے میرے اپنے ضلع میں بھی یہی مسئلہ ہے۔ شاید باقی اضلاع میں بھی اس طرح مسئلہ ہے پشین میں بھی اس طرح مسئلہ ہے۔ پہلک ہیلٹھ کے چارسو کے قریب تقریباً ایکیم بند پڑی ہیں۔ کچھ اس لیے بند ہیں کہ اُس کی کمیٹیاں نہیں بنی ہیں اور اسکے مطابق کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ اور جس کی بنی ہے وہ شروع کریں گے اُس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ ہستال اور دوائی کی بات انہوں نے

کی ہے۔ کچھ شکایت ہو گئی ہے میرے خیال میں وہ ڈی ایچ او صاحب ٹرنسفر ہو گیا ہے اب دوسرا یہ ایس صاحب آیا ہے شاید اُنکے آنے سے حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ اگر نہیں ہوئے ہیں تو دوبارہ آپ سے بات کریں گے۔ ہم آپ کو ایسے ہی رُکن تسلیم کرتے ہیں جیسے ہم ممبر ہیں۔ یہ آپ نے سوچا کہ آج ہم وزیر ہیں کل آپ کی طرح ممبر ہونگے۔ آپ وزیر ہونگے۔ ہم آپ کے پاس آئیں گے۔ ہم ایک ہی طرح کے ممبر ہیں۔ سیکرٹریوں سے گزارش ہے اس کا فائدہ یہ ہے کہ ہم آرڈر کر دیں گے وہ سن لیں گے۔ کچھ ہدایات دی ہیں کہ ان معاملات کے متعلق کل آرڈر جاری کریں۔ شکریہ۔

جناب اپیکر: شکریہ۔ میں مولانا صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ کہنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی کے دوران جتنے بھی ہمارے مکملوں کے سیکرٹری صاحبان ہیں وہ یہاں تشریف لا یا کریں اور معزز اکیں جو ارشاد فرماتے ہیں وہ نوٹس لیا کریں اور متعلقہ وزارتوں میں اُسکے جوابات تیار کریں۔ بہت بہت شکریہ۔ اب اسمبلی کی کارروائی مورخ 6 نومبر بوقت 11:00 بجے صبح تک لیے ملتی کی جاتی ہے شکریہ

(اسمبلی کا اجلاس شام 05:00 بجے 32 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

